جناب اختر راہی ایم اے

پادری فینڈر اور مسلمان علماء

اکبر اور جہانگیر کے عہد میں آگرہ سیاسی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ دارالحکومت ہونے کی وجہ سے غیر ملکی سفیر یہاں آتے اور شاہی دربار سے رابطہ قائم کرتے تھے۔ کیپٹن ہاکنز اور سر طامس رو آگرہ ہی میں شاہی دربار میں حاضر ہوئے۔ مغلوں نے آگرہ کو انتظامی اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز سمجھتے ہوئے اسے بہترین توجہ کا مستحق سمجھا۔ اکبر نے قلعہ تعمیر کر کے آگرہ کو اندرون ہند مرکزی مقام بنایا تو شاہ جہان نے تاج محل کی تعمیر سے پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بنا دیا۔

مغل دور کی ثقافتی و تہذیبی ترقی کی بدولت آگرہ اہل علم و فن کا مرجع تھا۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ مقیم تھے اور آگرہ کی تاریخی عمارتوں کی بدولت دور و نزدیک سے لوگ آتے رہتے تھے۔

آگرہ کی اس اہمیت کے پیش نظر مسیحی مشنریوں نے اپنی تبلیغ کے لیے اسے موزوں جگہ پایا اور ۱۸۱۳ء میں پادری عبدالمسیح نے چرچ آف انگلینڈ کے نمائندے کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ پادری مذکور ہنری مارٹن کا شاگرد تھا۔ ۱۸۲۷ء میں پادری کا انتقال ہو گیا تو بہا سال کے بعد مسیحی سرگرمیوں پر اوس پڑ گئی۔ دس سال بعد ۱۸۳۷ء میں ہولناک قحط پیدا ہو گیا۔ ہزاروں افراد لقمۂ اجل بن گئے اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے۔ پادریوں نے عیسائیت کی تبلیغ کے لیے اس "نادر" موقع سے فائدہ اٹھایا اور یتیم بچوں کی کفالت کے لیے یتیم خانہ قائم کر دیا۔ ایک بار پھر مشنری سرگرمیوں میں جان پڑ گئی اور یہ سرگرمیاں اس وقت عروج پہ پہنچ گئیں جب ۱۸۴۱ء میں پادری فینڈر یہاں وارد ہوا۔ برکت اللہ لکھتا ہے:۔

" فینڈر برسرِعام لوگوں میں عیسائیت کی منادی کرتا تھا اور روزانہ آگرہ اور اس کے گرد و نواح میں جاکر کتبِ مقدسہ تقسیم کرتا تھا۔ اہلِ ہنود کو خدائے واحد پر ایمان لانے اور اہلِ اسلام کو ابن وحید پر ایمان لانے کی دعوت دیتا تھا " ؎

پادری فینڈر نے "میزان الحق" کے نام سے اسلام اور بانیٔ اسلام کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا چرچا دور و نزدیک ہو رہا تھا اور عیسائی پادری بار بار یہ مطالبہ دہراتے تھے کہ:

"ہمارے اعتراضوں کا، جو ہم اسلام پر کر رہے ہیں جواب دو"

مسلمان علماء عیسائی مشنریوں کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لیے میدان میں آگئے۔ پادری فینڈر کے چند معاصر علماء کے کارناموں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

مولانا آل حسن موہانی

مولانا آل حسن جہان آباد (نزد فتح پور ہسوہ) میں منصفی کے عہدے پر فائز تھے۔ بعد ازاں آگرہ تبادلہ ہوگیا اور یہیں پادری فینڈر کی کتاب کا رد لکھنے کی تیاری شروع کی۔ مولانا نے ۱۲۵۹ھ (   ) میں "استفسار" کے نام سے کتاب شائع کی جو پادری فینڈر اور پادری اسمتھ کی کتابوں "میزان الحق" اور "دین حق" کا جواب تھی۔ مولانا موصوف نے اعتراضات کا جواب دینے کے علاوہ عیسائیت کے علمبرداروں پر اٹھارہ سوال وارد کیے۔

پادری فینڈر نے اس آٹھ سو صفحات پر پھیلی ہوئی کتاب کا جواب دینے کی کوشش کی اور (۱۸۷۷ء) میں "حل الاشکال" کے نام سے ڈیڑھ سو صفحے کا کتابچہ لکھا لیکن یہ کتابچہ جواب سے زیادہ "کھسیانی بلی کھمبہ نوچے" کا مصداق تھا۔

مولانا آل حسن کو فنِ مناظرہ خاص ملکہ حاصل تھا۔ لیکن آتش مزاج ہونے کی وجہ سے زبانی مناظرے سے احتراز برتتے تھے اور تحریری مناظرے کو ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ پادری فینڈر سے ان کا تحریری مناظرہ ہوا جو ۲۲ جولائی ۱۸۴۴ء سے ۴ فروری ۱۸۴۵ء (تقریباً ۷ ماہ) جاری رہا۔

پادری فینڈر نے ایک رفیق کارلیڈے کی معرفت مولانا کو مندرجہ ذیل رقعہ ارسال کیا۔

" بندہ نے سنا ہے کہ جناب مباحثہ دینی کے شائق ہیں اور عقلاء کے نزدیک

؎ صلیب کے علمبردار ص ۱۷

حق جوئی بہترین امر ہے. چنانچہ کمترین نے بھی دو ایک رسالے اظہارِ حق کے لیے تصنیف کیے ہیں. اس میں سے جناب کی خدمت میں "میزان الحق" اور "طریق الحیات" کتب ارسال کر رہا ہوں. آپ ان دونوں کتابوں کے اعتراضات کا جواب دیں. بندہ امید وار ہے کہ جناب میری عرض قبول فرما کر مباحثہ فرمائیں." ۲۲ر جولائی ۱۸۴۴ء [1]

مولانا آل حسن نے مباحثہ کی حامی بھرنے سے پیشتر مندرجہ ذیل شرائط پیش کیں:

(۱) ہمارے پیغمبر خدا کا نام بالقب تعظیم سے لینا. اگر منظور نہ ہو تو اس طرح لکھئے: "تمہارے نبی" یا "مسلمانوں کے نبی" اور صیغہ افعال یا ضمائر جو ان کے متعلق آدیں تو صیغۂ جمع میں لکھیے جیسا کہ اہل زبان بولتے ہیں. ورنہ ہم سے بات چیت نہ کی جائے گی اور نہایت رنج ہو گا.

(۲) جب پیغمبر یا قرآن یا اسلام کی جو بات آپ کے نزدیک غلط ہو تو یوں لکھا کیجیے کہ "یہ بات غیر واقعی ہے............ یا ثابت نہیں ہوتی" یا "محال". نہ کہ جھوٹ، بے ہودہ اور لغو ہے. اس لیے کہ ہمارے اہلِ تہذیب اسی طرح گفتگو کرتے ہیں.

(۳) جب کوئی بات پوچھی جائے تو اس کے جواب کے لیے میعاد مقرر کر دی جائے. کوئی میعاد ہفتہ سے کم نہ ہو.

پادری فینڈر نے پس و پیش کے بعد شرائط قبول کر لیں اور مباحثہ شروع ہو گیا. کل گیارہ مراسلات لکھے گئے. لیکن پادری فینڈر نے ان کے اعتراضات کا جواب دینے کے بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں اور دونوں حضرات کے درمیان "معیارِ قبول و نا قبول" ہی طے نہ ہو سکا اور آخر خط و کتابت بند ہو گئی.

مولانا آل حسن (م. ۱۷ر ربیع الاول ۱۲۸۷ھ) کی تردید عیسائیت میں مندرجہ ذیل کتابیں یادگار ہیں.

۱. کتاب مرغوب در ماخذ جوابات نصاریٰ
۲. مجمع النورین در بیان الوہیت و رسالت
۳. استفسار

[1] آثار رحمت ص ۱۲۳ (امداد صابری)

۴۔ انتخاب ترجمہ ارشاداتِ عیسوی

مولانا رحمت اللہ کیرانوی

مولانا کیرانوی بھی اس دور میں مشنریوں کی حرکات پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے تھے اور ان کے پھیلائے ہوئے دجل و تلبیس کا پردہ چاک کر رہے تھے۔ مولانا موصوف (۱۸۵۴ء) میں اپنی کتاب ازالۃ الاوہام کی اشاعت کے لیے آگرہ گئے۔ یہاں ڈاکٹر وزیر خاں سے ملاقات ہوئی جو ان کے ہم ذوق نکلے۔ آگرہ کے مسلمانوں کی فرمائش پر انہوں نے فینڈر کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے کو زائل کرنے کے لیے مناظرہ کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ مولانا رحمت اللہ نے آگرہ میں دو مناظرے کیے۔

پہلا مناظرہ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ ( ) میں پادری فرنچ کے مکان پر پادری فرنچ اور پادری "کئی" سے ہوا۔ موضوعِ مناظرہ "تحریفِ انجیل" تھا۔ زبانی گفتگو میں پادری صاحبان سے جواب نہ بن پڑا تو مناظرہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر وزیر خاں اور مولانا کیرانوی چاہتے تھے کہ عوام کے سامنے مناظرہ ہونا چاہیے تاکہ عوام کے سامنے پادری لاجواب ہو جائیں اور ان کے اعتراضات رفع کر دیے جائیں۔

دوسرا مناظرہ ۱۰ اور ۱۱ اپریل ۱۸۵۴ء کو ہوا جس میں پادری فینڈر اور پادری فرنچ مناظر عیسائیت تھے۔ موضوع مناظرہ "تحریف اناجیل" "نسخ" "الوہیتِ مسیح" "تثلیث" اور "رسالتِ محمدی" تھے۔ دو دن کے مناظرے میں مولانا رحمت اللہ نے پادری فینڈر کے غلط دعووں کو بے نقاب کر دیا۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں:۔

"مباحثہ کا فائدہ یہ ہوا کہ پادریوں کا بالکل وہ زور شور گھٹ گیا۔ اور کتابیں جو کثرت سے بانٹتے تھے اس کثرت سے موقوف کر دیں اور مسلمانوں سے الزام اٹھ گیا اور عیسائیوں کا وہ تکبر اور اعتقادِ فاسد سٹ گیا اور مذبذبوں کا وہ تذبذب ہٹ گیا۔ والحمد للہ علی ذالک۔ مجھ کو اس مباحثہ سے نہ کچھ نام منظور تھا نہ منصب حاصل کرنا تھا۔ بلکہ محبت اسلامی سے خدا پر بھروسہ کر کے اس بات پر قدم رکھا اور اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھ سے دینِ احمدیؐ کی تائید مقابلہ لسانی میں کرا دی۔ اس سے ہزار درجہ

مقابلہ لسانی بھی کرادے اور جیسا کہ ان کا زور شور مذہب کے نفاذ میں مدہم پڑا۔ اور اس میں پھیکے پڑ گئے ویسا ہی ان کا زور شور حکومت کا بھی ٹوٹے اور ان کا تکبر و غرور خاک میں ملے اور مسلمان اس میں بھی غالب آ دیں۔ اگرچہ ان دنوں میں جو رجب کا مہینہ اور ۱۲۷۱ھ میں ان کی حکومت کے زور شور کا ملاحظہ کر کے جاہلوں کا اعتقاد یہ ہے کہ قبل خروج مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے تسلط ان کا نہ جائے اور ان کے ان قوانینِ محکمہ اور تدابیر مضبوط سے ترقی کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ پر اللہ کی قدرت کے لحاظ سے کچھ بعید نہیں کہ نمرود اور شداد اور فرعون اور بخت نصر کی طرح ان کے اس زور کو بھی ملیامیٹ کر دے اور ان کے تنزل کو ہماری زندگی میں ہماری آنکھوں سے دکھا دے۔" [1]

اس مباحثہ کے بعد ۱۱ اپریل تا ۲۲ اپریل ۱۸۵۴ء فینڈر اور مولانا کیرانوی کے مابین خط و کتابت رہی تاکہ دوسرا مباحثہ ہو لیکن پادری صاحب کو دوبارہ میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اسی طرح ۱۵ مئی تا ۱۷ اگست تحریف اناجیل کے موضوع پر ڈاکٹر وزیر خاں سے خط و کتابت ہوئی مگر پادری صاحب نے مکمل خاموشی اختیار کر لی۔

۱۸۵۹ء میں چرچ مشنری سوسائٹی نے فینڈر کو قسطنطنیہ بھیجا اور وہاں اپنی پرانی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ سلطان عبدالحمید خلیفہ ترکی نے مولانا کیرانوی کو بلا بھیجا۔ مگر مولانا کے پہنچنے سے پہلے ہی فینڈر ترکی سے غائب ہو گیا۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی آخری عمر میں مکہ معظمہ چلے گئے تھے اور وہاں مدرسہ صولتیہ قائم کر کے علمِ دین کی خدمت میں لگ گئے۔ آخر میں وہاں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے مندرجہ ذیل کتابیں یادگار ہیں۔

- ازالۃ الاوہام
- احسن الحدیث
- ازالۃ الشکوک دو جلد
- تقلیب المطاعن
- اظہار الحق
- معیار التحقیق
- البحث الشریف فی اثبات النسخ والتحریف
- اعجاز عیسوی

[1] ازالۃ الشکوک حصہ دوم ص ۴۴۶، ۴۴۷

"معیار التحقیق" مولوی صفدر علی کی کتاب "تحقیق الایمان" کا جواب ہے اور "تقلیب المطاعن" پادری سمندر کی "تحقیقِ دینِ حق" پر تبصرہ ہے تاہم جملہ کتابوں میں جو اہمیت "اظہار الحق" کو حاصل ہے وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں "ٹائمز آف لندن" نے "اظہار الحق" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

"لوگ اس کتاب کو پڑھتے رہے تو دنیا میں عیسائی مذہب کی ترقی رک جائے گی۔"

مولوی محمد ہادی لکھنوی

انہوں نے فینڈر کی ایک تالیف "مفتاح الاسرار" کا جواب "کشف الاستار" کے نام سے لکھا جو قابلِ داد ہے۔

ایک فکر   ایک تحریک   ایک جہاد   علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ **الحق**

سرپرست: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب
مدیر: مولانا سمیع الحق صاحب

جو چھ سال سے باقاعدگی کے ساتھ لادینی کے ہر محاذ پر برسرپیکار ہے۔

- علمی و دینی اور اصلاحی مضامین ○ تحقیقی مقالے ○ پُرمغز اداریے ○ معیاری ادبیات
- سنجیدہ تنقیدیں ○ باطل کا تعاقب ○ مغربی اور لادینی تہذیب کا پوسٹ مارٹم ○ تاریخ
- سائنس سوا عظ اور تصوف، قانون، سیاست ○ قرآنی اور اسلامی معاشرہ کی حسین تصویر
- فرقِ باطلہ کا علمی احتساب اس کے ہر شمارے کی امتیازی شان ہے۔ نئے حالات اور نئے مسائل پر اسلام کی ترجمانی۔ سفید کاغذ۔ معیاری کتابت و طباعت۔ دو رنگ آرٹ پیپر کا حسین ٹائیٹل

قیمت فی پرچہ ۷۰ پیسے۔ سالانہ آٹھ روپے۔ بیرونِ ممالک، عام ڈاک ایک پونڈ

پتہ: ماہنامہ الحق دار العلوم حقانیہ ● اکوڑہ خٹک ● ضلع پشاور ● مغربی پاکستان